

مرتب: مولانا حافظ محمد عرفان الحق اظہار حقانی

قسط (۶)

استاذ جامعہ دارالعلوم حقانیہ

عہد طالب علمی میں مولانا سمیع الحق مدظلہ کے علمی منتخبات

ماخوذ از خودنوشت ڈائری ۱۹۵۳ء

عمم محترم حضرت مولانا سمیع الحق صاحب دامت برکاتہم آٹھ نو سال کی نومعمری میں معمولات کی ڈائری لکھنے کے عادی تھے۔ ان ڈائریوں میں آپ اپنے ذاتی اور عظیم والد شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق کے معمولات شب و روز اور اسفار کے علاوہ ۱۹۴۹ء و اقارب اہل محلہ و گرد و پیش اور ملکی و بین الاقوامی سطح پر رونما ہونے والے احوال و واقعات درج فرماتے۔ آپ کی اولین ڈائری ۱۹۴۹ء کی لکھی ہوئی ہے۔ جس سے آپ کا ذوق اور علمی شغف بچپن سے عیاں ہوتا ہے۔ احقر نے جب ان ڈائریوں پر سرسری نگاہ ڈالی تو معلوم ہوا کہ جابجا دوران مطالعہ کوئی عجیب واقعہ تحقیقی عبارت علمی لطیفہ مطلب خیز شعر ادبی نکتہ اور تاریخی عجوبہ آپ نے دیکھا تو اسے ڈائری میں محفوظ کر لیا۔ اس پر دل میں خیال آیا کہ کیوں نہ مطالعہ کے اس نچوڑ اور سینکڑوں رسائل اور ہزار ہا صفحات کے عطر کشید کو قارئین کے سامنے پیش کیا جائے جس سے آئندہ آنے والی سلیس اور اسیران ذوقی مطالعہ استفادہ کر سکیں۔ تاہم یہ واضح رہے کہ نہ تو یہ مستقل کوئی تالیف ہے اور نہ ہی شائع کرنے کے خیال سے لہے مرتب کیا گیا ہے۔ اسلئے ان میں اسلوب کی یکسانیت اور موضوعاتی ربط پایا جانا ضروری نہیں..... (مرتب)

دارالعلوم حقانیہ کی احاطہ بندی:

۶ ستمبر ۱۹۵۳ء دارالعلوم حقانیہ کی زمین کی احاطہ بندی شروع ہوئی۔ علماء و اراکین، طلباء و اساتذہ بنفس نفیس دارالعلوم کی بنیادوں کے لئے پتھر سروں پر اٹھا اٹھا کر حاجی عبدالصمد صاحب کی دی ہوئی زمین سے لائے۔ شاید اللہ تعالیٰ کے ہاں اسی زمین کا انتخاب دارالعلوم کے لئے ہوا ہے۔

(۶ ستمبر ۱۹۵۳ء)

حقیقت زندگی: بیداری میان دو خواب ست زندگی گرد خیل دوسرا ب ست زندگی

از ظمئہ دو موج حبابہ مدیدہ است یعنی ظلم نقش بر آب ست زندگی

(۱۵ اکتوبر ۱۹۵۳ء)

(غبار خاطر ص ۳۳)

عدل و انصاف کے بارے میں غیر مذہب دانشوروں کے اقوال: قوموں کی بقاء عدل و انصاف ہی میں

مضر ہے۔ ارسطو نے اجتماعی عدل کو بڑی اہمیت دی۔ اور کہا کہ ”غیر منصفانہ قانون قانون ہی نہیں۔“ گارڈون اس سلسلے میں کہتا ہے کہ اخلاق و فرض کا معیار کیا ہے ”انصاف“ اور یہ اصول کسی دور کے ساتھ مخصوص نہیں۔ بلکہ دوامی اور ابدی ہے۔ اور اس کا مطلب ساری قوموں کے مشترکہ مفاد کی خدمت کرنا ہے۔ ارسطو کے قول کی شرح میں علماء نے لکھا ہے ”قانون فطرت سے جو قانون نکلتا ہے وہ قابل اتباع نہیں ہے“ یا ”انسانیت کے مشترکہ قانون سے ہٹا ہوا قانون ناقابل برداشت ہے۔“ آدم گارڈن وائٹ اپنی کتاب ”مذہب کشادہ دلی“ میں کہتا ہے کہ قانونی ہمدردی ہی اصل میں قانون ارتقاء ہے“ (النجیہ ص ۷۰-۱۹۳۹ء) (۲۸/اکتوبر ۵۳ء)

وہ اوصاف رزلیہ جن سے آزادی چھین جائے:

اگر کسی قوم میں آزادی کے بعد لا قانونیت پھیل جاتی ہے اطمینان عارت ہو جاتا ہے طبقاتی جنگ شروع ہو جاتی ہے تنگ نظری اور تاسف اعتماد اور تعاون کی بنیادیں ہلا دیتا ہے۔ حکام رشوت خور ہو جاتے ہیں۔ ملازمین خو غور بن جاتے ہیں تو اس قوم سے آزادی کی نعمت چھین لی جاتی ہے۔ (۲۹/اکتوبر ۵۳ء)

امام شافعیؒ کے اقوال زریں:

استمعینوا علی الکلام بالصمت وعلی الاستنباط بالفکر وقال ایضاً ”صححة النظر فی الامور نجات من الغرور والعزم فی الرأس سلامة من التفریط والندم والروية والفکر یکشفان عن الحزم والفظننه. ومشاورة الحكماء الثبات فی النفس وقوة فی البصيرة. ففکر قبل ان تعزم وتدبر قبل ان تهجم وشاور قبل ان تقدم. وقال الفضائل اربع احداها الحکمة وقوامها الفکرة. والثانية الفقه وقوامها فی الشهوة. والثالثة القوة وقوامها فی الغضب. والرابعة العدل وقوامه فی اعتدال قوی النفس (احیاء العلوم صفحہ ۱۲۱ ج ۴) (یکم نومبر ۵۳ء)

عمال کی چار قسمیں: قال یحییٰ بن معاذ الرازی: العمال أربعة تائب وزاهد ومشتاق وواصل لها الثائب محجوب بتوبته والزاهد محجوب بزهدہ والمشتاق محجوب بحالة والواصل لا یحجبه عن الحق شئی (عوارف المعارف علی حاشیة الاحیاء العلوم ص ۳۲۸ ج ۴) (۳/نومبر ۵۳ء)

شیخ الحدیث حضرت مولانا عبدالحق سائل کے جواب میں (لاؤڈ اسپیکر سے نماز):

لاؤڈ اسپیکر کے ذریعے نماز پڑھنے کا کسی نے پوچھا تو حضرت شیخ الحدیث صاحب نے فرمایا کہ یہ آواز اصلی آواز نہ ہو بلکہ پردے کی ٹکری گونج ہو تو پھر نماز نہیں ہوگی۔ جیسا کہ دیوار کے ساتھ یا گنبد میں بولنے سے آواز پیدا ہوتی ہے۔ یہی فتویٰ مولانا تھانویؒ نے بھی دیا تھا۔ اور پھر تحقیق کے بعد فرمایا تھا کہ یہ اصلی آواز ہے بجلی کے ذریعے ہواؤں کی لہروں پر سوار کی جاتی ہے اگر ایسا ہو تو نماز صحیح ہوگی۔ تاہم مسئلہ اختلافی ہے۔ اس لئے اچھا یہی ہے کہ احتیاط سے کام لیا جائے تاکہ مختلف فیہ مسئلہ کی ضرورت نہ پڑے۔ (مرفوم ۱۰/نومبر) (۱۳/جون ۵۴ء)

ولكن مدحت مقالتي بمحمد ﷺ

ماان مدحت محمداً بمقالتي

واقعہ معراج: كان وقوع الاسراء والمعراج في السابع والعشرين من رجب في السنة الحادية عشرة من النبوة . ويروون بعض الناس ان الاسراء كان بالروح فقط ولكن الحق ماعليه العلماء اجمعون

(۱۹ نومبر)

علامہ سید سلیمان ندویؒ کی وفات:

علامہ سید سلیمان ندویؒ شام ساڑھے چھ بجے اپنی رہائش گاہ واقع جہانگیر روڈ کراچی میں تین ماہ کی مسلسل علالت کے بعد جہان فانی سے انتقال کر گئے۔ آپ پچھپھر دے اور زرخہ کی بیماری میں مبتلا تھے۔ افسوس کہ آج دنیا کو علم دین کے ایک ستون گرنے سے بہت بڑا نقصان پہنچا۔ موت العالم موت العالم

اس عالم بے بدل کی وفات کی خبر چشم زدن میں شہر بھر میں پھیل گئی اور عوام و خواص میں اس سے اضطراب عظیم پھیل گیا۔ اللہ اس تبحر عالم کو جو رحمت میں جگہ عطا فرمائے اور آپ کی رحلت سے جو خلاء پیدا ہوا ہے اسے نعم البدل سے پُر فرمائیں۔ رحمہ اللہ تعالیٰ وانزل علیہ شآئیب الغفران

آپ کا جنازہ صبح ساڑھے آٹھ بجے اٹھایا گیا۔ جس میں ملک بھر سے وزراء، مقتدر علماء اور آپ کے معتقدین نے پانچ ہزار کی تعداد میں شرکت کی۔ جنازہ نیو ٹاؤن کی جامع مسجد میں ادا کیا گیا۔ جہاں نماز کے بعد آدھ گھنٹہ تک جنازہ معتقدین کے آخری دیدار کے لئے رکھا گیا۔ اور اس کے بعد مرحوم کے جسد پاک کو نہایت عزت و احترام کے ساتھ سپرد خاک کیا گیا۔

ہزاروں سال زمرگ اپنے بے نوری پر روتی ہے بڑی مشکل سے ہوتا ہے چمن میں دیدہ ور پیدا

وہ بزرگ افراد جن کی خدمتیں درکار تھیں رفتہ رفتہ ان کے اٹھ جانے سے ملت ہے حزیں

(۲۲-۲۳ نومبر)

دارالعلوم میں علامہ ندویؒ کی وفات پر تعزیتی جلسہ: علامہ سید سلیمان ندویؒ کی یاد میں دارالعلوم حقانیہ میں تعزیتی جلسہ منعقد ہوا۔ جس میں والد صاحب نے علامہ ندوی کے حوالے سے مختصر تقریر فرمائی اور بعد میں ختم قرآن و دعائے مغفرت کی۔

(۳۰ نومبر)

جلسہ سیرۃ النبیؐ میں شیخ الحدیثؒ کی تقریر:

فوجیوں کو ظاہر و باطن درست کر کے قوم و ملک کے صحیح ہیرو بننے کی تلقین:

جلسہ میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے مولانا سید الحق اپنی ڈائری میں لکھتے ہیں:

کہ بندہ والد صاحب کے ہمراہ رسالہ پور چھاؤنی میں میلاد النبی ﷺ کے حوالے سے منعقدہ پروگرام میں

شرکت کے لئے گیا۔ جہاں آپ نے پانچ سو سے زائد فوجیوں کو لیکچر ہال میں خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

کہ آپ قوم کے خادم ہیں اللہ کے ہاں آپ کا بڑا مقام و مرتبہ ہے۔ ہمیں میلاد النبیؐ کے حوالے سے بھی خوشی تب نصیب ہوگی جب ہمارا باطن بھی سیرت النبیؐ کے موافق ہو۔ اگر ظاہری اور باطنی حالت ٹھیک ہو جائے تو تب ہی آپ قوم و ملک کے صحیح ہیرو ہوں گے۔ ویسے ہی جیسا کہ گزشتہ دور میں مجاہدین کا شیوہ تھا۔ تاریخ میں لکھا ہے کہ کسریٰ کے سامنے ان مجاہدین کے حالات بیان ہوتے تو وہ لرزہ بر اندام ہو جاتے۔ اور اس کی وجہ کیا تھی۔ یہ بھی ایک کافر جاسوس نے کہی کہ فی اللیل رہبان و فی النہار فرسان

آپ نے بیان میں اسلام پر یورپ کی طرف سے اٹھنے والے بے بنیاد الزامات کے دندان شکن جوابات بھی دیئے۔ ایک جاہلانہ الزام کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ اسلام بزدل و شمشیر پھیلا ہے۔ حالانکہ آقائے نامدار کی شان رحمانہ تو یہ تھی کہ چودہ برس تک آلام و مصائب و تکالیف برداشت کیں تب جا کے جنگ بدر کا وقوع ہوا۔ اور اس کی بھی مثال یوں ہے کہ بدن کے ایک عضو میں مرض یا خراب جراثیم پھیل جائیں تو مجبوراً اور ضرورتاً اسے کٹنا پڑتا ہے تاکہ باقی بدن سالم رہ جائے۔ اس لئے آپؐ نے چارونا چار یہ جنگ کی۔ امریکہ اور یورپ نے معمولی خود غرضی کے مقاصد کو سامنے رکھ کر جنگ عظیم میں کروڑوں انسانوں کی جانیں ضائع کیں۔ یہ تو ظلم نہ تھا جبکہ دنیا کو سچی تعلیم انسانیت اور مہذب بنانے کے لئے جو معمولی جنگ ہوئی وہ بہت بڑا ظلم اور برا قرار پایا۔

(۲۳-۲۵ نمبر)

ملفوظات شیخ الحدیث :

قدرت و عظمت اور علو مرتبت میں ترتیب:

☆ فرمایا کہ پہلے قدرت ہے پھر اس کے بعد عظمت ہے اور عظمت کے بعد علوم و مرتبت کا تصور آتا ہے۔ اسی وجہ سے نماز میں پہلے سورۃ فاتحہ میں الحمد للہ رب العالمین سے قدرت کا اظہار ہوتا ہے اس کے بعد سبحان ربی العظیم سے عظمت کی طرف اشارہ ہے اور ان دونوں کے بعد پھر سبحان ربی الاعلیٰ میں علو و شان و مرتبہ کا اظہار کیا جاتا ہے۔

☆ فرمایا کہ ہر شخص کو اپنا بوجھ خود اٹھانا چاہیے جیسا کہ حضرت عمرؓ کے بارے میں بیان ہوتا ہے کہ وہ ایک دن بوجھ اٹھائے لے جا رہا تھا آپؐ کے غلام حضرت اسلمؓ نے اس بوجھ کو ان سے لینا چاہا تو آپؐ نے فرمایا کہ کیا قیامت کے دن بھی تم میرا بوجھ اٹھاؤ گے؟

دارالعلوم میں کنوئیں کی کھدائی:

آج دارالعلوم حقانیہ میں جنوبی جانب (یہ جگہ اب احاطہ محمودیہ کے قریب واقع ہے اور اس کنوئیں پر ٹیوب ویل لگا دیا گیا ہے) کنوئیں کی کھدائی شروع ہوئی۔ پہلی کھدائی برادر ام اظہار الحق نے ماری۔ (۶-۷ ستمبر)